بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ - ۳۰ وفا ۱۳۴۸ھش - ۳۰ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۷۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچی خوشحالی اور سچی راحت دُنیا اور دُنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے

دُنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا

"انسان کو ہر قسم کی کامیابی کے موقع پر ایک خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف سے تین قسم کی خوشیاں لَہْو، لَعِب، تفاخر معلوم ہوتی ہیں۔ لہو میں اشیاء خوردنی شامل ہیں اور لعب میں شادی وغیرہ کی خوشیاں اور تفاخر میں مال وغیرہ کی خوشیاں۔ یہ تین قسم کی خوشیاں ہیں ان سے باہر کوئی خوشی نہیں ہے۔ مگر یاد رکھو کہ کامیابیاں اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اُن کے ساتھ دل لگاؤ گے تو سخت حرج ہوگا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آجاتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔

دُنیا کی کامیابیاں ابتلاء سے خالی نہیں ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ (پ ۲۹) یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں۔ کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آجائے تو زندہ ہی مر جاتا ہے اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے لیکن جہنمی زندگی اور موت دشوار ترین چیز ہے۔ سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہو کر اور بھی سعید ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اُس کو ایک مزہ آتا ہے جب وہ غور کرتا ہے کہ میرا خدا کیسا ہے اور دُنیا کی کامیابی خدا شناسی کا ایک بہانہ ہو جاتا ہے ایسے آدمیوں کے لئے یہ دُنیوی کامیابیاں حقیقی کامیابی کا (جس کو اسلام کی اصطلاح میں فلاح کہتے ہیں) ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی خوشحالی سچی راحت دُنیا اور دُنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے حقیقت یہی ہے کہ دُنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے ہو کہ دولتمند زیادہ مال و دولت رکھنے والے ہر وقت خنداں رہتے ہیں مگر اُن کی حالت جرب یعنی خارش کے مریض کی سی ہوتی ہے جس کو کھجلانے سے راحت ملتی ہے لیکن اس خارش کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ خون نکل آتا ہے۔ پس اِن دُنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے دُور چلے جاؤ بلکہ اِن کامیابیوں کو خدا شناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۵۴-۱۵۵)

اخبارِ احمدیہ

● جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل مری میں قیام فرما ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۹ وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب گزشتہ ایک ماہ سے دل کی تکلیف سے بیمار ہیں نیز گزشتہ دس بارہ روز سے دانتوں میں بھی تکلیف ہے جس کی وجہ سے اکثر ضعف کی شکایت رہتی ہے اور بے خوابی کی بھی تکلیف ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور عمرِ دراز عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

● ربوہ ۲۹ وفا (۹ بجے صبح) کل سارا دن اور تمام رات یہاں مطلع ابر آلود رہا۔ آج صبح پونے چھ بجے سے سات بجے تک ہلکی بارش ہوتی رہی۔ اس کے بعد سے مسلسل بوندا باندی ہو رہی ہے اور تا حال مطلع ابر آلود ہے۔

● ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

اِس سال مورخہ ۲ ظہور (اگست) سے فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے یہ کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور فرمودہ پروگرام کے مطابق جماعتی انتظام کے ماتحت منعقد ہوتی ہے۔ اس میں جملہ جماعتوں کے نمائندوں کی شمولیت ازبس ضروری ہے۔ ان نمائندوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوتا ہے۔ محترم امراء کرام اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ بہت جلد اپنے اپنے علاقہ اور اپنی اپنی جماعتوں کے ناموں سے مطلع فرماویں۔ اس اطلاع کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوتی رہے گی۔

انفرادی طور پر شامل ہونے کے خواہشمند احباب اپنے کوائف لکھ کر نظارت سے اجازت حاصل کر لیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ وفا ۱۳۴۸ ہش

اطمینانِ قلب

اطمینانِ قلب کب حاصل ہو سکتا ہے۔ اطمینانِ قلب حاصل کرنے کے لئے اہلِ دُنیا نے صرف ظاہری سامانوں کی فراوانی کو سمجھ لیا ہے۔ یعنی انسان کے پاس بے اندازہ دولت ہو جس سے وہ ہر قسم کا آرام دہ سامان خرید سکے۔ تاہم ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں مثالیں ایسی ہیں کہ باوجود دولت اور سامانوں کی فراوانی کے انسان کو اطمینانِ قلب کی جنّت حاصل نہیں ہو سکی بلکہ اسکے متضاد جتنی دولت بڑھتی گئی اتنا ہی اطمینانِ قلب بھی مفقود ہوتا گیا ہے۔ غالبؔ نے اس حقیقت کو مبالغہ کی حد تک ایک شعر میں بیان کیا ہے ؎

نہ لُٹتا راہ میں تو اس طرح کیوں امن سے سوتا
رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو

یہ ایک مبالغہ آمیز بیان ہے۔ اسلام ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ تم دُنیوی اسباب سے بالکل دستکش ہو جاؤ اور کسی کونے میں بیٹھ کر بس اللہ اللہ کرتے رہو تو تم کو اطمینانِ قلب حاصل ہو جائے گا۔ نہیں۔ اس طرح بھی وہ مقام جنّت جو اطمینانِ قلب سے ہمیں مل سکتا ہے نہیں مل سکتا۔ بے شک ذکرِ الٰہی سے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

یعنی سُنو۔ اللہ تعالےٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے مگر اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم دُنیا کے اسباب کو ترک کر کے الگ تھلگ بیٹھ جاؤ اور اللہ اللہ کرتے رہو۔ ذکر اللہ بیشک ہر وقت ہونا چاہیئے تاکہ اطمینانِ قلب حاصل ہو لیکن ذکر اللہ کے وسیع تر معنی یہ بھی ہیں کہ زندگی کی مادی حالت کو قائم و تندرست رکھنے کے لئے جو دُنیوی اور مادی سامان ضروری ہیں ان کے حصول کے لئے بھی کوشش کرنا لازمی ہے۔ لیکن دُنیا میں غرق نہ ہو جاؤ بلکہ دُنیوی کام کرتے وقت بھی اللہ تعالےٰ کا خوف دل میں رکھو یعنی اللہ تعالےٰ کو کبھی فراموش نہ کرو۔ وسیع معنی میں ہر فعل پر صبغۃ اللہ چڑھانا بھی ذکر اللہ ہی ہے۔ ہاتھ کار میں اور دل یار میں پنجابی ضرب المثل کے مطابق اس کا مطلب یہ ہؤا کہ تمہارا کوئی فعل ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اس میں انہماک کی وجہ سے تم اللہ تعالےٰ کو بھول جاؤ۔

جب انسان ایسا بن جاتا ہے کہ وہ اپنے تمام افعال و اعمال میں اللہ تعالےٰ کا رنگ بھر دیتا ہے اور وہ ایسا اسی وقت کر سکتا ہے کہ وہ خداداد عقل اور الٰہی وحی کی ہدایات پر عمل پیرا ہو تو اس صورت میں گویا وہ اللہ تعالےٰ کے مقامِ خوف پر پہنچ جاتا ہے اور اس کو وہ جنّت جس کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے اسی دُنیا میں حاصل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآنِ شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر یہی بتایا ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبّت اس قدر استیلاء کرے کہ ماسوی اللہ جل جاوے۔ یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جلتے ہیں اور یہی وہ نسخہ ہے جو اسی عالم میں انسان کو وہ حواس اور بصیرت عطا کرتا ہے جس سے وہ اُس عالم کی برکات اور فیوض کو اِس عالم میں پاتا ہے اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اس زُمرہ سے الگ ہیں۔ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ۔ یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں ان کو دو جنّت ملتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک جنّت تو وہ ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ دوسری جنّت اسی دنیا میں عطا ہوتی ہے۔ اور یہی جنّت اس دوسری جنّت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ واقعہ ٹھہر جاتی ہے۔ ایسا مومن دُنیا میں بہت سے دوزخوں سے رہائی پاتا ہے۔ مختلف قسم کی بداخلاقیاں یہ بھی دوزخ ہی ہیں۔ جن چیزوں سے شدید تعلق ہو جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کا دوزخ ہی ہے کیونکہ پھر ان کو چھوڑنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً مال سے محبّت ہو اور اسے چور لے جائیں تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ایسے لوگ مر ہی جاتے ہیں یا ان کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر اور جن فانی اشیاء سے محبّت ہے وہ اگر تلف ہو جائیں یا مر جاویں تو اُس کو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔

مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص کا ایک دوست مر گیا جس کے غم میں وہ رو رہا تھا اس سے پُوچھا گیا تُو کیوں روتا ہے تو اس نے کہا کہ میرا ایک نہایت ہی عزیز مر گیا اس نے کہا کہ تُو نے مرنے والے سے دوستی ہی کیوں کی؟

اصل بات یہ ہے کہ مفارقت تو ضروری ہے اور جُدائی ضروری ہو گی۔ یا یہ خود جائے گا یا وہ جس سے دوستی اور محبّت کی ہے۔ پس وہ مفارقت عذاب کا موجب ہو جائے گی۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے ہیں اور ان فانی اشیاء اشیاء کے دلدادہ اور گرویدہ نہیں ہوتے وہ اس عذاب سے بچا لئے جاتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۵۴-۵۵)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

خطبہ جمعہ

اسلام کا اقتصادی نظام اللہ تعالیٰ کی چار امہات الصفات (رب العالمین، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدین) پر قائم ہے

وہ انسان کے لئے ہر جائز سہولت مہیا کرتا ہے لیکن ایسے مطالبات کو رد کرتا ہے جو اسکی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں میں خلل انداز ہوں

اسلام انسان کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کرتا ہے اور ہر شعبۂ زندگی میں صرف اسی حق کو تسلیم کرتا ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے قائم کیا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۳ احسان ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں بتا رہا تھا

سب مذاہب کی غرض

ہی یہ تھی کہ توحیدِ خالص کو قائم کیا جائے مگر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ قرآنِ کریم کی تعلیم کے نتیجہ میں انسان کو وہ روشنی مکمل طور پر عطا کی ہے جو توحیدِ خالص کو قائم کرتی اور واضح کرتی اور اپنے جلووں میں انسان کے دل اور دماغ اور رُوح کو لپیٹ لیتی ہے۔ اسلام کی ساری ہی تعلیم توحیدِ باری کو قائم کرنے والی اور اسکے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے اور اسلام کا اقتصادی نظام ان خصوصیات کا ہی حامل ہے۔

مَیں نے بتایا تھا کہ

اسلام کا اقتصادی نظام

امہات الصفات (سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی جو چار صفات بیان ہوئی ہیں) پر مبنی اور قائم ہے اور خصوصاً اس میں ہمیں رب العالمین کے جلوے نظر آتے ہیں۔ ربّ کے معنی ہیں اوّل جس نے انسان کو پیدا کیا دوسرے یہ کہ جس نے ہر شخص کو مختلف قوتیں اور استعدادیں عطا کیں اور تیسرے یہ کہ جس نے ہر انسان کی رُوحانی۔ اخلاقی۔ ذہنی اور جسمانی طاقتوں اور قوتوں کو ایک دائرۂ استعداد میں محدود اور مقید کیا جیسا کہ فرمایا فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا (الفرقان آیت ۳) چوتھے معنی رب کے یہ ہیں کہ جس نے ان قوتوں کو زوال سے بچانے اور ہلاکت سے محفوظ رکھنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت تھی انہیں پیدا کیا۔ پانچویں یہ کہ جس نے حقیقی اور کمال نشوونما کے سامان پیدا کئے اور ان صفات کی وجہ سے اسلام کا اقتصادی نظام بہت سے حقوق قائم کرتا ہے۔

وہ پہلا حق یہ قائم کرتا ہے کہ ہر فرد بشر کو اپنے دائرۂ استعداد میں اپنی روحانی۔ اخلاقی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو کمال نشوونما تک پہنچانے کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے، وہ چونکہ رب العالمین نے اس کے لئے پیدا کی ہے اس لئے یہ اس کا حق ہے کہ وہ چیز اسے ملے بطور حق کے نہ بطور احسان اور صدقہ و خیرات کے۔

دوسری اصولی بات جو ہمارے سامنے آتی ہے یہ ہے کہ ہر ایسا مطالبہ جو انسان کی جسمانی۔ ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی قوتوں میں خلل پیدا کرنیوالا اور ہلاکت کی طرف لے جانیوالا ہے وہ حق نہیں باطل ہے اس لئے رد کر دیا جائے گا مثلاً یوروپین اقوام کے عوام بعض دفعہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں شراب اتنی نہیں ملتی جتنی ہم پینا چاہتے ہیں یا سؤر کی چربی امیروں کو میسر ہے اور ہم بیچارے غریب اس سے محروم ہیں۔ یہ فقرہ مَیں نے اس لئے بولا ہے کہ جب مَیں آکسفورڈ گیا تو مجھے یہ خیال تھا کہ کہیں کالج والے مجھے غلط قسم کے کھانے نہ دیں چنانچہ مَیں پہلے ہی دن باورچی خانہ میں گیا جو بہت بڑا تھا اور سب سے بڑے باورچی سے جا کر کہا کہ ایک تو مَیں گوشت نہیں کھاؤں گا کیونکہ وہاں ذبیحہ نہیں ملتا اور دوسرے تم جو مچھلی اور انڈا میرے لئے پکاؤ اس کو چربی میں نہ پکانا مکھن میں پکانا۔ وہ باورچی مسکرایا اور کہنے لگا غریب طالب علم یہاں پڑھنے کے لئے آتے ہیں وہ سؤر کی چربی کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے یعنی ان کی مالی حالت ہی ایسی نہیں ہوتی کہ ہم ان کے لئے سؤر کی چربی خرید کر کھانا پکائیں اور ان سے پیسے لیں۔ اگر ان حالات کو دیکھ کر غریب یہ کہے کہ سؤر کی چربی یا گوشت ہمیں بھی ملنا چاہیئے تو اسلام کا اقتصادی نظام حرام چیز نہ صرف اس کو نہیں دے گا بلکہ جو امیر ہے اس کو بھی وہ حرام چیز نہیں دے گا۔ پھر دل بہلاوے کے لئے دُنیا میں جوئے کی قسم کی بیسیوں کھیلیں بنائی گئی ہیں جنکے نتیجہ میں کروڑوں اربوں روپیہ غریب کا امیر کی تجوریوں کو بھرتا ہے اس قسم کے دل بہلاوے جو ہیں ان کے مطالبے

اسلام کا اقتصادی نظام

منظور نہیں کرے گا۔ وہ ایسے مطالبے کو رد کر دے گا کیونکہ یہ بھی ایک اقتصادی چیز ہی ہے یعنی پیسے کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اسکے نتیجہ میں ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی گراوٹ پیدا ہوتی ہے

اسی طرح عیاشی کے بہت سے مطالبات ہیں۔ یورپین اقوام جب اپنی ذاتی دلچسپیوں کے لئے اور اپنے ملک کی خاطر لوٹ کھسوٹ کے لئے دوسرے ملکوں پر دھاوا بولتی اور وہاں فوجیں بھجواتی ہیں تو سپاہیوں کے ساتھ ایک فوج کنچنیوں کی بھی بھیجی جاتی ہے۔ بہرحال یہ ان کا ایک مطالبہ ہے۔ لیکن اسلام عیاشی کے اس قسم کے مطالبات کو منظور نہیں کرتا۔ غرض ہر وہ مطالبہ جو جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی قوتوں میں خلل پیدا کرنے والا ہوگا اسلام کا اقتصادی نظام اسے رد کر دے گا۔

تیسری خصوصیت

ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے قَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا۔ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کے لئے ایک قوت پیدا کی ہے۔ اور ایک دائرہ مقرر کر دیا ہے انسان اس سے باہر نہیں جا سکتا۔ لیکن اگر کسی شخص کا یہ مطالبہ ہو کہ مجھے اتنے پیسے ملنے چاہئیں تاکہ میں یہ کروں وہ کروں (آگے مثال اس کو واضح کرے گی) اور وہ مطالبہ دائرہ استعداد سے آگے بڑھنے والا ہو۔ تو اسلام کا اقتصادی نظام اسے رد کر دے گا۔ مثلاً اگر کوئی طالب علم جو بالکل غبی ہے اور جس کی قابلیت میٹرک سے آگے پڑھنے کی ہے ہی نہیں۔ یہ مطالبہ کرے کہ میں غریب ماں باپ کا بیٹا ہوں۔ میں آگے پڑھ نہیں سکتا۔ مجھے وظیفہ دیا جائے تاکہ میں کالج میں پڑھوں تو چونکہ کالج میں پڑھنے کی طاقت اور قوت ذہنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی۔ اس لئے اس کا یہ مطالبہ رد کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اس کا یہ حق نہیں بنتا۔ اس کے اندر اس کی قوت ہی نہیں۔ اس کی قوت اور دائرہ استعداد اس کے حق کو معین کرتا اور اس کی حد بندی کرتا ہے۔ یا ایک امیر کہے کہ میں نے اپنا کچھ روپیہ اپنے نااہل بچہ کی تعلیم کے اوپر خرچ کرنا ہے اور صحیح اسلامی اقتصادی نظام اس امیر کو بھی خرچ نہیں کرنے دیگا۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں کسی اور کی حق تلفی ہوتی ہے۔

دوسری مثال میں نے اس وقت جامعہ احمدیہ کی لی ہے میں سمجھتا ہوں کہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

کے لئے ہر اس طالب علم کا حق ہے۔ جو ذہنی اخلاقی جسمانی اور روحانی قوتوں کے لحاظ سے اس قابل ہو کہ وہ حقیقی معنی میں خادم دین بن سکے۔ قربانیاں دے سکے۔ اور اس طرح سے کام کر سکے۔ جو روح ایک واقف زندگی میں ہونی چاہیئے۔ ایسا شخص ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے مطالبہ کر سکتا ہے۔ اگر ہم ایسے طالب علم کی بجائے ایک ایسے طالب علم کو داخل کر لیتے ہیں۔ جس کا دائرہ استعداد جامعہ احمدیہ کے نقطہ نگاہ سے ایسا نہیں کہ وہ جامعہ احمدیہ میں علم حاصل کر کے اسلام کا مبلغ بنے۔ تو ہم کسی اور کی حق تلفی کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس کے لئے وہ روپیہ رب العالمین نے پیدا ہی نہیں کیا۔ اس نے ہر ایک کے لئے اتنا ہی پیدا کیا ہے جتنی اس کو استعداد اور قوت ملی ہے۔ ایسے مطالبات جو انسان کی قوتوں کی کامل نشوونما میں روک بنے۔ رد کئے جائیں گے۔ مثلاً قوت ابھرتی ہے اس سے کام لینے سے۔ قوت ابھرتی ہے آپس میں مقابلہ کروا کر۔ اور اس کی مختلف صورتیں ہیں اور جدوجہد۔ مقابلہ اور مجاہدہ (یعنی اس کے لئے کچھ کرنے قربانی دینے اور تکلیف اٹھانے) کے بغیر صحیح نشوونما ہو نہیں سکتی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ طلباء کی طرف سے ناجائز رعایات کے مطالبے اسلام کا اقتصادی نظام منظور کر دے گا۔ مگر ان کے ساتھ ہی اس کو سب جائز سہولتیں بھی مہیا کی جائیں گی۔ یعنی ہر جائز چیز ہر جائز سہولت ان کو دی جائے گی۔ ہر وہ انتظام کیا جائے گا۔ جو ان کی نشوونما میں ممد ہو لیکن یہ مطالبہ کہ ہمیں مثلاً چالیس فیصد نمبروں پر سیکنڈ ڈویژن دی جائے یا اس قدر نمبروں پر ہمیں پاس کر دیا جائے۔ بعض حالات میں ناجائز ہے۔ جن قوموں نے دنیوی لحاظ سے ترقی کی ہے۔ انہوں نے اپنے بعض امتحانات کے لئے ستر فیصد نمبر لینے والے کو فیل قرار دیا ہے۔ ابھی چند مہینے ہوئے ایک پاکستانی احمدی کا خط میرے پاس آیا۔ جو انگلستان میں ایک کورس کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ میں نے پہلے تین پرچوں کا امتحان دیا۔ دو پرچوں میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجھے ۹۰ فیصدی سے اوپر نمبر ملے۔ اور میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن ایک پرچہ میں مجھے صرف ۷۰ فیصد نمبر ملے اور میں فیل ہو گیا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اگلے امتحان میں اس میں بھی کامیاب کر دے۔ پس جو دنیوی لحاظ سے آگے بڑھنے والی قومیں ہیں انہوں نے دنیوی ترقیات کے لئے اس نکتہ کو سمجھا ہے۔ لیکن اصولی طور پر حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ ناجائز رعایت جو حقیقی نشوونما میں روک بنتی ہے وہ جرأت کے ساتھ رد کر دینی چاہیئے۔ لیکن طالب علم کو ہر وہ جائز سہولت میسر آنی چاہیئے۔ جو اس کی نشوونما میں ممد اور معاون ہو۔ اور اس کے لئے اسے مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیئے۔ اس کے لئے اسے ایجی ٹیشن کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیئے۔ ہر چیز اسے میسر آنی چاہیئے جو ان کی ذہنی قوتوں کی نشوونما کو ان کے کمال تک پہنچانے والی ہو۔ ان کی

بہترین تعلیم کا انتظام

کیا جائے۔ اگر سائنس لی ہے تو بہترین اپریٹس (Apparatus) دیا جائے۔ بہترین لائبریریاں قائم کی جائیں۔ مناسب اور طیب غذا کا انتظام کیا جائے۔ ایک مزدور اور ایک طالب علم کی غذائی ضروریات میں فرق ہے اس فرق کو مدنظر رکھا جائے۔ اس کی ذہنی ارتقا کے لئے با اخلاق ماحول ضروری ہے وہ پیدا کیا جائے پھر عقلمند اور ہمدرد اساتذہ ضروری ہیں۔ خود اعتمادی اور عزت نفس پیدا کرنے کے لئے سینکڑوں وسائل ہیں جو انہیں میسر آنے چاہئیں۔ تاکہ ہمارا بچہ۔ ہمارا ایک مسلمان بچہ (میں اس وقت اسلام کے اقتصادی نظام کے متعلق بات کر رہا ہوں) پوری طرح خود اعتمادی رکھنے والا ہو۔ اس میں عزت نفس ہو وہ با اخلاق ہو۔ جو ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک اس نے اپنے اساتذہ سے پایا وہی

ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک

وہ آگے پہنچانے والا ہو۔ اس کی غذائی ضرورتیں جو تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہیں اسے میسر آنی چاہئیں۔ مثلاً کوکا کولا یا سیون اپ کی بجائے طالب علم کو دودھ پینا چاہیئے اتنی رقم اگر وہ دودھ پر خرچ کرے اور وہ اس کو ہضم کر سکتا ہو (کیونکہ بعض انسان دودھ ہضم نہیں کر سکتے) تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اگر کوئی شخص دودھ ہضم نہیں کر سکتا تو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے بعض ایسی چیز پیدا کی ہیں۔ کہ اگر وہ دودھ میں ملا دی جائیں تو وہ ہضم ہو جاتا ہے۔ مثلاً سونٹھ کی گٹھی ہے۔ ربتہ البیت جب دودھ کو ابالنے کے بعد رکھتی ہے تو اگر وہ اس میں سونٹھ کی ایک گٹھی ڈال دے تو ایک تو دودھ پھٹے گا نہیں۔ دوسرے اس کا وہ بچہ بھی اس دودھ کو ہضم کرے گا جو عام طور پر اسے ہضم نہیں کرتا۔ اس کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سے طریق ہیں جن کو اختیار کر کے دودھ کو ہضم کرنے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ بہرحال

ایک طالب علم کو مناسب اور طیب غذا ملنی چاہیئے

اسے مناسب ماحول ملنا چاہیئے اسے با اخلاق ماحول ملنا چاہیئے۔ اساتذہ کا انتخاب

سفارشوں کی بجائے ان کے استاد بننے کی اہلیت اور تربیت کرنے کی اہلیت کی بناء پر کرنا چاہیئے۔ تاکہ طلباء میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ ان میں عزت نفس پیدا ہو جس قوم کا ہر بچہ اپنی قوت اور استعداد کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے۔ وہ قوم اپنے کمال کو پہنچ گئی۔ لیکن جس قوم کے نصف بچوں کی قوتیں اور استعدادیں اپنے نشوونما میں کمال کو نہ پہنچ سکیں تو وہ قوم اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔ یہ بات اس قوم کی غلط پالیسی کے نتیجہ میں ہو یا اس کے غلط منصوبوں کے نتیجہ میں۔ اس کی جہالت کے نتیجہ میں ہو یا اس بات کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ہو کہ ہر بچہ کی قوتوں کو ان کے کمال تک پہنچانا چاہیئے۔ بہرحال جس قوم کے نصف بچوں کی قوتیں استعدادیں اپنے کمال کو نہیں پہنچتیں وہ آدھی قوم ہے پوری قوم نہیں اور اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس قوم کے ہر فرد بشر نے اپنی ہر قوت اور کمال کو اور طاقت کو نشوونما میں اپنے کمال تک پہنچا دیا ہے۔

پانچویں چیز

اسلامی اقتصادی نظام میں ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ ہر فرد بشر کی سب جائز ضرورتیں اسلام کے اقتصادی نظام میں پوری ہونگی اور اس کے سارے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ میں دو ایک مثالیں دے سکتا ہوں اور ان مثالوں میں اس طرف اشارہ کر دیتا ہوں تا آج کل جو مختلف الجھنیں ہیں وہ اس وقت سننے والوں کے سامنے آجائیں۔ مثلاً مزدور کو نقصان پہنچانے کے لئے سرمایہ دار کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ لاک آؤٹ (Lock out) تالابندی کر لے۔ دنیا نے ظالمانہ غصہ نکالنے کا ایک طریق یہ بھی ایجاد کیا ہے کہ جس وقت مزدور اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کو تنگ کرنے کے لئے سرمایہ دار اپنے دروازوں پر تالے ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نہ تم سے کام لیں گے اور نہ مزدوری دیں گے۔ ایسا کرنے کی اجازت اسلام کا اقتصادی نظام نہیں دے گا۔ اسی طرح مزدور کو بھی سٹرائیک (Strike) کے ذریعہ اپنے حقوق حاصل کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ کیونکہ اسے بغیر سٹرائیک (Strike) کے حقوق مل رہے ہوں گے۔

غربت اور حقیقی ضرورتوں سے محرومی

کی زنجیروں نے اسے اپنے شکنجہ میں نہ جکڑا ہوگا کہ وہ انہیں توڑنے کی ضرورت محسوس کرے۔ یہ صحیح ہے کہ اسے تھما بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جانا نشوونما کو کمال تک پہنچانے کی ضد ہے۔ لیکن اگر تلاش روزگار کے باوجود اسے کام نہ ملے یا اس کا دائرہ استعداد اس کی اور اس کے خاندان کی ضرورتوں کو پورا نہ کر سکے۔ تو اسلام کا اقتصادی نظام اس کی ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ مثلاً ایک شخص کو صرف اتنی طاقت ملی ہے کہ وہ درمیانہ درجہ کی مزدوری کر سکتا ہے اور وہ مزدوری کرتا بھی ہے۔ لیکن صرف اتنے پیسے کماتا ہے کہ جس سے تین آدمیوں کا شریفانہ گزارہ ہو سکے۔ لیکن جہاں اللہ تعالےٰ نے اس کو کمانے کی قوتیں دوسروں کے مقابلہ میں کم دیں۔ اس نے اس کو

ایک اور نعمت سے نوازا

اور اس کو ایک بچہ کی بجائے آٹھ بچے دے دیئے یا اس کو ایک بچہ دیا جو اتنا ذہین ہے کہ اس کے ذہن کو پوری نشوونما ہو سکے۔ تو وہ ڈاکٹر عبدالسلام بن سکتا ہے۔ یعنی اپنے علم میں اپنے مضمون میں وہ دنیا کے چوٹی کے دماغوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تو ایسے مزدور کو بھی فکر کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کے آٹھ بچوں کا پیٹ پالنا بھی اسلام کے اقتصادی نظام کی ذمہ داری ہے اور اس بچہ کی صحیح نشوونما کر کے اس کی ذہنی طاقت کو اور قوت کو اور استعداد کو اس کے کمال تک پہنچانا کہ وہ دنیا کے گنتی کے چند سائنس دانوں میں شمار ہونے لگے۔ اس کمال تک پہنچانا بھی اسلام کے اقتصادی نظام کی ذمہ داری ہے۔ خدا تعالےٰ کی کسی نعمت کو ٹھکرا کر خدا تعالےٰ کا ناشکرا بندہ بننے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

چھٹے یہ کہ

قوتوں اور استعدادوں میں تفاوت

رب العالمین نے پیدا کیا ہے۔ اس تفاوت کو تسلیم کرنا بندہ خدا کا کام ہے۔ اس کے نتیجہ میں حسد نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں نفرت اور بغض نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں استہزا اور حقارت کے جذبات نہیں پیدا ہونے چاہئیں (کسی دماغ میں یہ پیدا ہو سکتے ہیں اور کسی دماغ میں وہ پیدا ہو سکتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہر انسان کو دوسرے کا خادم بننے کے لئے یہ تفاوت رکھا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو عاجزی کے مقام پر لانا تھا۔ سرمایہ دار کو بھی اللہ تعالےٰ نے خادم بنایا اور وہ اس طرح کہ اس کو کہا تو ان

بیکسوں۔ یتامیٰ اور مساکین کے لئے

جا کر محنت کر اور پیسے کما۔ کیونکہ جب اس نے پیسے کمائے تو خدا نے یہ نہیں کہا کہ میں نے جو قوت تمہیں دی تھی اس قوت کی وجہ سے تم نے پیسے کمائے ہیں۔ میں نے تمہیں جو ذہن دیا تھا اور میں نے تمہیں جو انتظامی قابلیت دی تھی اس کے نتیجہ میں تو لاکھ پتی ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ مال تیرا ہے۔ جس طرح تو چاہے اسے خرچ کر۔ خدا تعالےٰ نے اسے یہ نہیں کہا بلکہ اس نے اسے یہ کہا کہ میں نے تمہیں جو قوتیں بھی دی تھیں وہ بطور خادم کے دی تھیں۔ تو نے ان قوتوں کا صحیح استعمال کر کے مال کو جمع کر لیا ہے۔ اور بطور خادم کے جمع کیا ہے۔ اب میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں نے یتامیٰ اور مساکین (یا جن کو ہم سائل اور محروم بھی کہہ دیتے ہیں) کے حقوق تمہارے مال میں مقرر کئے ہیں۔ اس لئے تو یہ مال ان کے ہاتھوں میں جا کر دے۔ غرض ایک امیر کو بھی خادم بنایا۔ اور ایک غریب کو بھی خادم بنایا۔ ہر ایک کو اپنے مقابلہ میں اس کا مقام بتا دیا۔ اور وہ عاجزی کا مقام ہے۔ اور ہر ایک کو کہا کہ دوسرے سے استہزا نہیں کرنا۔ نفرت نہیں کرنی۔ دشمنی نہیں کرنی۔ حقارت سے پیش نہیں آنا۔ سب کو

اخوت اور ہمدردی اور شفقت اور محبت

کے بندھنوں میں باندھ دیا اور کہا کہ جو معاشرہ ہم قائم کرتے ہیں اس میں ہر قوت چھوٹی ہو یا بڑی خادم کی حیثیت رکھتی ہے۔ معزز وہی ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرے۔ نہ سرمایہ داری کی دولت اس کی عزت کا باعث ہے اور نہ کوئی مزدور اور کسان تمسخر اور استہزا کا نشانہ۔ دونوں بھائی شانہ بشانہ کھڑے ہیں:

ساتویں بات جو اقتصادی نظام میں جو خدا تعالےٰ کی صفات پر مبنی ہے (میں صفات کو لے رہا ہوں) وہ یہ ہے کہ جو لوگ خود نہیں کما سکتے۔ ان کے لئے

اللہ تعالےٰ کی رحمانیت کے جلوے

اس نظام میں نظر آتے ہیں مثلاً ایک بچہ ہے وہ خود نہیں کما سکتا اس لئے باپ کو کہا کہ تو نے اس بچہ کا حق ادا کرنا ہے۔ بعض ماں باپ عدم تربیت کی وجہ سے بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم ماں باپ ہیں اس

لئے جو چاہیں کریں۔ خدا کے نزدیک جو چاہیں کریں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم ماں باپ ہو بچہ کا فرض ہے کہ وہ ماں باپ کا احترام تمہیں دے۔ اور یہ بچہ ہمارا بچہ ہے۔

تمہارا فرض ہے

کہ اس کے حقوق تم ادا کرو۔ یا مثلاً ایک شخص بیمار ہو جاتا ہے۔ وہ ایک ہی شخص کمانے والا ہے اور وہ اتنا ہی روز کماتا ہے کہ جس میں اس کا اور اس کے خاندان کا گزارہ ہوتا ہے۔ ایک دن وہ بیمار ہو گیا اسے ملیریا بخار ہو گیا۔ اور وہ دو دن کے لئے مزدوری نہ کر سکا۔ تو اسلام کے اقتصادی نظام میں ان دو دنوں میں کوئی اور شخص اس کے لئے کما رہا ہے۔ اور اس کی ضرورت کو پورا کیا جا رہا ہے۔ کسی کی محنت کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی رحمانیت کے جلوہ کے نتیجہ میں۔

آٹھویں بات ہمیں اس نظام میں یہ نظر آتی ہے کہ اس نظام میں ہر شخص خدائے رحیم کی رحمت کے حسن کا گرویدہ ہے کیونکہ جو مزدوری وہ کرتا ہے اس کے متعلق انتظام کیا گیا ہے کہ اسے اجرت بروقت ملتی رہے۔

اور نویں یہ کہ رب العالمین نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اس نے ہر فرد بشر کی قوت کا دائرہ محدود اور معین کر دیا ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی مزدور سے اس کی طاقت سے زیادہ کام نہیں لیا جا سکتا۔ جس طرح کوئی غریب یا مسکین اپنے دائرہ استعداد سے بڑھ کر کوئی مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی شخص اس کی طاقت اور استعداد سے زیادہ کام نہیں لے سکتا۔ (لیکن دائرہ استعداد میں کمال نشوونما و ارتقاء کے سب سامان اس کے لئے فراہم اور مہیا کئے جائیں گے) کیونکہ یہ ربوبیت عالمین کے خلاف ہے اور اسلامی اقتصادی نظام اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس لئے کسی سے بھی اس کے دائرہ استعداد سے بڑھ کر کام لینے کی اجازت نہیں۔ پس یہ نظام طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ مگر جہاں تک حقیقی ضرورتوں کا سوال ہے وہ سب پوری کی جاتی ہیں۔

اس نظام میں

اللہ تعالےٰ کے مالک ہونے کے جلوے

بھی ہمیں نظر آتے ہیں کوئی شخص اقتصادی لحاظ سے اپنا یا غیر کا حق اسلام کے اقتصادی نظام میں قائم نہیں کرتا بلکہ سارے حقوق خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں مقرر کئے ہیں۔ امیر کے بھی اور غریب کے بھی۔ اس نے جائز راستے کمانے کے بھی بتائے اور جائز راستے خرچ کے بھی بتائے۔ ناجائز کمائی کے راستوں کو بھی بند کیا اور ناجائز خرچ کے راستوں کو بھی بند کیا۔ اسلام کا اقتصادی نظام اللہ تعالےٰ کی مالکیت کو ثابت کرتے ہوئے کسی انسان کو یہ حق نہیں دیتا۔ کہ وہ اپنا یا کسی غیر کا حق قائم کرے بلکہ حقوق کے قیام کا سارے کا سارا حق اللہ تعالےٰ کو دیتا ہے۔ اس لئے باہمی رنجشوں کے پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے اللہ تعالےٰ نے سورۂ یٰسین میں فرمایا ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (آیت ۴۸)

کہ جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ رزق دیتا ہے۔ اس سے اگر وہ یہ نتیجہ نکالیں کہ اللہ کی عطا کو جس طرح وہ چاہیں انہیں خرچ کرنے کا حق ہے تو یہ غلط ہے وہ کہتے تو یہ ہیں۔

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ

کہ جسے اللہ چاہتا خود ہی دے دیتا۔ ہمارے ذریعہ اس نے کیوں دلوانا تھا۔ وہ تو سارے خزانوں کا مالک ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تم کو تو یہ رزق اس لئے دیا گیا ہے کہ تمہیں ابتلا میں ڈالا جائے۔ یہ دنیا تو ابتلاء اور امتحان کی دنیا ہے۔ تمہیں یہ رزق میں نے اس لئے دیا ہے۔ کہ میں تمہیں خادم بنانا چاہتا تھا۔ میں نے تمہیں خادم بنایا ہے اور تمہیں کہا ہے کہ تم لاکھوں روپے کماؤ تاکہ ان یتامیٰ اور مساکین کی لاکھوں کی ضرورت پوری کی جائے جن کو ہم نے براہ راست نہیں دیا۔

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ تمہاری یہ باتیں کھلی کھلی اور حقیقت سے ناواقفیت اور اللہ تعالےٰ کی صفات سے جہالت کا نتیجہ ہیں۔ تو اس قسم کے میلان اور رجحان کو اسلام کا اقتصادی نظام تسلیم نہیں کرتا۔ دنیا میں

مختلف فلسفیانہ نظریئے

یا سکولز آف تھاٹ Schools of thought ہیں اور انہوں نے کچھ حقوق مقرر کئے ہیں لیکن اسلام کسی انسان کے قائم کردہ حقوق کو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ اسلام ہر دائرہ میں (اقتصادی دائرہ میں بھی) صرف اس حق کو تسلیم کرتا ہے جس کو خود اللہ نے قائم کیا ہے اور جس حق کو اللہ نے قائم نہیں کیا اُسے اسلام حق تسلیم نہیں کرتا۔ عبادت کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اطاعت صرف اللہ کی کی جائے یعنی شعار عبودیت میں غیر اللہ کو شریک نہ بنایا جائے۔ اس سے جیسا کہ میں نے بتایا تھا انسان غیر اللہ کی غلامی سے یکسر آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ کے غیر کی غلامی کی جو مختلف شکلیں ہمیں نظر آتی ہیں۔ ان میں سے ایک اقتصادی غلامی بھی ہے۔ ایک کتاب

"Waters Flowing east"

اس میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ بعض منصوبے دنیا میں اس لئے بھی بنائے گئے ہیں کہ تمام انسانوں کو اقتصادی زنجیروں میں غلام بنا دیا جائے اور اس کے لئے ایک طریق یہ اختیار کیا گیا ہے کہ

بین الاقوامی سطح پر امدادی قرضے

دیئے جائیں۔ اس کتاب میں اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ ان قرضوں سے کیا کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور کس قسم کی زنجیریں انسان یا قوموں کے گرد لپٹ جاتی ہیں۔ اس کی تفصیل شاید میں کسی اور موقعہ پر بیان کروں۔ اس وقت میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تقاضا بھی اسلام کے اقتصادی نظام کو پورا کرنا چاہیئے تھا۔ اور یہ اقتصادی نظام اسے پورا کرتا ہے۔ اور انسان کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کرتا ہے مثلاً

بین الاقوامی قرضوں کی بنیاد

جیسا کہ اس کتاب نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے سود پر ہے۔ سودی قرضے دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً دس کروڑ روپیہ قرض دیا۔ اور اس کی میعاد تیس سال مقرر کر دی۔ یعنی وہ بڑی رعایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیس سال میں واپس کر دینا اور پانچ فیصدی سود دے دینا۔ اور تیس سال پانچ فیصد سود دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہر کروڑ پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ سود ادا کیا جائے گا اور سرمایہ اسی طرح باقی رہے گا۔ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ہم نے جان بوجھ کر یہ منصوبہ بنایا ہے تا اقوام عالم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک مسلمان کو یہ کہا کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ ع۳) کہ اپنے باہمی تعلقات میں وہ اندرون ملک ہوں یا بیرون ملک ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ میں نے اس وقت

بین الاقوامی تعلقات

کی مثال دی ہے اس لئے میں اسی کی روشنی میں اس آیت کے معنے کروں گا کہ تمہارے بین الاقوامی تعلقات نیکی اور تقویٰ کے اصول پر مبنی ہوں اور گناہ یعنی حقوق اللہ کے توڑنے اور زیادتی اور عدوان یعنی حقوق العباد کے توڑنے میں ایک دوسرے کے ممد اور معاون کبھی نہ بننا۔ غرض حقوق اللہ کو قائم کرنے اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے بین الاقوامی تعلقات مضبوط اور پختہ طور پر استوار کرنے چاہئیں نہ اس لئے کہ اقوام عالم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے کیونکہ اللہ کا بندہ صرف ایک کا غلام بن سکتا ہے لیکن اپنے مقصد پیدائش کے لحاظ سے صرف ایک ہی ذات کا انسان غلام بن سکتا ہے اور وہ اللہ کا وجود ہے اور ہر وہ غلامی جو اس غلامی کے علاوہ ہے وہ خدا کی نگاہ میں محبوب اور پیاری نہیں اور نہ انسان کو اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اسلام کے اقتصادی نظام میں ہر قسم کی اسیری اور غلامی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے صرف ایک کی غلامی ہے۔ معبودیت واحد دلبگا دہی کے لئے ہے اور اس پر ہم سب کو فخر کرنا چاہیئے۔

باقی پھر انشاء اللہ۔

انسان کے چاند تک پہنچنے پر!

طلسمِ قدرتِ حق نے یہ دن بھی دکھلائے
کہ ارضِ ماہ پہ انسان کے قدم آئے

جنوں کے زمزمے، ابرو فضا پہ لہرائے
بشر کے ولولے، اوجِ فلک سے ٹکرائے

شعور و علم نے کچھ منزلیں نئی دیکھیں
نگاہِ شوق نے کچھ راستے نئے پائے

جہاں محیط ازل سے تھا موت کا سا سکوت
وہاں نمودِ مسرت نے پھول بکھرائے

وہ خود حریمِ تجلّی سے طلعتیں لے کر!
میرے خیال کی دُنیا میں دُھوم تک آئے

بجا یہ فخر و مباہات، سعیِ انساں پر
بجا کہ اِس پہ کوئی قوم ناز فرمائے

ہے احتیاط مگر پھر بھی لازم احوال
کہ اس بلندی میں پستی نہ دام پھیلائے

کنارِ کرۂ بالا کو چھونے والا۔ خود
کہیں غرور کی دہلیز کو نہ چھو جائے

عبدالسلام اختر ایم اے

درس الحدیث

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم و حکمت سے لبریز ارشادات

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَتَمَسَّكُوْا بِهَا (مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: میری سنت کو اور خلفائے راشدین المہدیین کی سنت کو ہمیشہ اختیار کرنا اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا۔

تشریح جس طرح ریڈیو سٹیشن سے نشر ہونے والی تقریر ٹرانسمٹر سے سنائی دیتی ہے اسی طرح بلاواسطہ خدا کا ہوتا ہے مگر زبان انبیاء اور خلفاء کی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا اور اس کے نبیوں اور خلیفوں کی اطاعت میں کوئی امتیاز برتنا کسی طرح جائز نہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے اولین و آخرین کے لئے یہ فرمان جاری کیا گیا ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ع۴) یعنی اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو صرف اور صرف اسی صورت میں خدا تعالیٰ اپنی محبوبیت کی چادر تمہیں پہنائے گا اس آیت میں خدا کے دربار تک رسائی پانا بظاہر صرف اطاعتِ رسول سے مشروط کیا گیا ہے مگر حضور نے اپنی حدیث میں اپنی سنت کے ساتھ خلفاء راشدین کی سنت پر کاربند رہنے کا ارشاد فرما کر بتا دیا ہے کہ خلفائے راشدین کا مبارک وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس میں شامل ہے اور ان سے فیضان حاصل کرنے کے لئے ان کے ساتھ محبت و فدائیت میں بعینہٖ وہی رنگ پیدا کرنا ضروری ہے جو صحابہ کرام کا طرۂ امتیاز تھا۔ خلافتِ راشدہ کے دورِ اوّل کے خاتمہ پر اکابر صوفیاء امت نے فنا فی الشیخ کی لطیف روحانی اصطلاح اختراع کی جو اپنے دائرہ کے اعتبار سے یقیناً صحیح بلکہ ضروری تھی مگر حق یہ ہے کہ فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کی اصطلاحوں کے بعد فنا فی الخلافت کی اصطلاح کو رائج ہونا چاہیئے تھا۔

خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق، اس کو وحی الٰہی کی تنفیذ اور نظام کا مرکز سمجھنا، اس سے بے مثال عقیدت رکھنا اور بے نظیر غیرت کا ثبوت دینا، اسے قبولیت دعا کے باب میں آسمانی نمائندہ یقین کر کے دعا کی درخواست کرتے رہنا اس کے مقررہ عہدیداروں سے دائمی اور پرخلوص تعاون کرنا، اس کے بابرکت وجود کے لئے دعاؤں میں مصروف رہنا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُس کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو "شربت وصل و لقا" سمجھتے ہوئے اس کی ہر تحریک پر والہانہ شان کے ساتھ لبیک کہنا یہ سب امور "فنا فی الخلافت" کی صحیح علامات اور حقیقی تقاضے ہیں۔

حضرت مسیح موعود، امام وقت کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اُس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اُس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قوی بخشے جاتے ہیں۔"

(حقیقۃ الامامۃ صفحہ ۶)

آپ کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ آنکھیں بخشیں جنہوں نے محمدی فوجوں کے سپہ سالار کو پہچان لیا ہے۔ وہ دل عطا فرمائے جو اس کی محبت سے لبریز ہیں مگر ع زخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (منیجر)

جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمتِ قرآن کریم کا ایک اور اہم کام

قرآن کریم کا اسپرانٹو زبان میں ترجمہ شائع کر دیا گیا۔ الحمد للہ

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ اسلام مقیم فرانکفورٹ مغربی جرمنی

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم کے تراجم کی مہم کے سلسلہ میں بین الاقوامی زبان اسپرانٹو میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے قرآن کریم کا ترجمہ مع عربی متن کے شائع ہو گیا ہے۔ بہترین کاغذ پر عمدہ چھپائی اور خوبصورت جلد بندی کے ساتھ اسپرانٹو زبان میں پہلی مرتبہ شائع ہونے والے قرآنِ پاک کے اس ترجمہ کو اسپرانٹو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ قرار دیا گیا ہے۔

اسپرانٹو زبان بین الاقوامی رابطہ کی غرض کے لئے ایجاد شدہ زبان ہے جسے ۱۸۸۷ء میں پروفیسر ڈاکٹر زامن ہوف نے رائج کیا۔ یورپ کے ممالک کے علاوہ دوسرے بہت سے ممالک میں بھی اس زبان کو بولنے اور سمجھنے والے لوگ موجود ہیں۔ دنیا کی اہم مذہبی، علمی اور سیاسی کتب کے تراجم اس زبان میں ہو چکے ہیں

قرآن کریم کا اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت جناب پروفیسر ڈاکٹر اطالوی کو حاصل ہوئی ہے۔

پروفیسر موصوف اٹلی کے رہنے والے ہیں فرانکفورٹ میں اپنے ملک کے مشہور انشورنس ادارہ جنرل انشورنس کے ڈائریکٹر برائے جرمنی کے طور پر متعین ہیں۔ آپ کو دنیا کی آٹھ زبانیں بولنے سمجھنے اور لکھنے میں خداداد مہارت حاصل ہے۔ گذشتہ تقریباً پانچ سال سے جماعت احمدیہ سے منسلک ہیں اس دوران میں فرانکفورٹ مشن سے آپ کا گہرا تعلق رہا ہے۔ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے آپ نے عربی زبان سیکھنے کا فیصلہ کیا اور ساتھ ہی یہ عزم بھی کیا کہ آپ دنیا کی کسی ایک زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کریں گے۔ فرانسیسی ہسپانوی اطالوی، جرمنی اور انگریزی وغیرہ زبانوں میں تو قرآن کریم کے تراجم پہلے سے موجود تھے لہٰذا آپ نے ایک ایسی زبان میں ترجمہ کرنے کا عزم کیا جس میں قبل ازیں قرآن کریم کا ترجمہ موجود نہیں تھا۔ ابتدائی دو سال آپ نے عربی زبان کو سیکھنے اور اسلام کے بارے میں اپنی معلومات کو وسیع کرنے میں صرف کئے اس دوران میں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ نائیجیریا جو اُس وقت فرانکفورٹ میں بطور مبلغ کے مقیم تھے آپ کی ہر ممکن امداد اور راہنمائی کرتے رہے۔ عربی زبان کا ضروری علم سیکھنے اور اسلام کی تعلیمات سے خوب واقفیت پیدا کرنے کے بعد آپ نے قرآن کریم کو اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کرنا شروع کیا اور ایک سال کی شبانہ روز محنت اور عرق ریزی کے بعد اس عظیم کارنامہ کو سرانجام دینے کا شرف حاصل کر لیا اس دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں آپ کے شامل حال رہیں۔

قرآن پاک کے اس نسخہ کا دیباچہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ جس میں آپ قرآن کریم کے بے شمار حوالہ جات کی روشنی میں کلام الٰہی کا نہایت دلکش انداز میں تعارف کرایا ہے۔

قاہرہ کے ڈاکٹر تاسف اسحاق نے جو اسپرانٹو کے مسلم عالم اور اسپرانٹو عربی لغت کے مصنف ہیں نے اس ترجمہ کی صحت کا جائزہ لیا ہے۔ اسی طرح اسپرانٹو کی عالمی تنظیم کے صدر پروفیسر ڈاکٹر LAPENNA نے اسپرانٹو زبان کے معیاری ہونے کی پڑتال کی ہے۔

کوپن ہیگن کے اسپرانٹو کتب شائع کرنے والے ایک پبلشر TORBEN KEHLET نے غیر معمولی دلچسپی اور محبت کے ساتھ اس ترجمہ کو شائع کرنے کا اہتمام کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید نے ایک خطیر رقم بطور عطیہ کے مذکورہ پبلشنگ ادارہ کو دی ہے۔ جس کے باعث اصل لاگت سے بھی کم قیمت کتاب کے ہدیہ کے طور پر مقرر کی گئی ہے۔ اسپرانٹو زبان میں شائع ہونے والے رسائل میں اس ترجمہ کے بارے میں وسیع اشاعت ہوئی ہے۔ جس کے باعث لوگوں سے اس قدر دلچسپی کا اظہار کیا ہے کہ پہلا ایڈیشن شائع ہوتے ہی تقریباً ختم ہو چکا ہے

جناب پروفیسر کیوسی صاحب نے اس ترجمہ کا ایک نسخہ مخصوص نقرئی جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے تیار کروایا ہے۔ اسی طرح اسلامی ممالک کے سربراہوں کو یہ ترجمہ پہنچانے کے لئے ان ممالک کے سفراء متعینہ جرمنی کو خاکسار اور جناب ڈاکٹر کیوسی صاحب نے حال ہی میں جرمنی کے دارالحکومت بون میں ملاقاتیں کر کے ایک ایک نسخہ دیا ہے۔

اسپرانٹو حلقوں کو اسلام سے متعارف کرانے کے سلسلہ میں قرآن پاک کا یہ ترجمہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس ترجمہ کی اشاعت سے اسپرانٹو زبان جاننے والوں کو اسلام کی طرف خاص توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ ۲۶ جولائی، ۱۰ اگست ۱۹۶۹ء تک ہیلسنکی (فن لینڈ) میں منعقد ہونے والی اسپرانٹو کی عالمی کانگرس میں جناب ڈاکٹر کیوسی صاحب کو اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے "اسلام اور اسپرانٹو" کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت ملی ہے۔ اس عالمی کانگرس میں دنیا کے ۳۳ ممالک میں سے ڈیڑھ ہزار نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کی خدمتِ قرآن کی اس سعی کو اپنے حضور میں شرف قبولیت سے نوازے۔

خدام الاحمدیہ کے ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کا

پیغام بنام خدام

"میرے عزیزو! آپ عمر کے اس دور میں سے گذر رہے ہیں جو صحت اور طاقت کے اعتبار سے بہترین دور کہلا سکتا ہے۔ سو اس وقت کو غنیمت جانیں اور اپنی تمام کوششوں قوتوں اور صلاحیتوں کو خدمتِ دین کی راہ میں لگا دیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے ضمن میں ۱۹۵۰ سے خدام کو خاص طور پر مکلف فرمایا ہوا ہے۔ سو اس سلسلہ میں جماعت بھی امام وقت کی جانب سے جو آواز بلند ہو اس کا اولین مخاطب آپ اپنے آپ کو سمجھا کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے بارہ میں اپنے تازہ ترین خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

"ہم نے اپنے سامنے جو ایک ٹارگٹ رکھا ہے یعنی ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم ہو پاکستانی جماعت کو وہ جمع کرنی چاہیئے اور یہ طے شدہ منصوبہ سات لاکھ نوے ہزار کے بجٹ پر مشتمل ہے"۔

وعدہ جات اور وصولی کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ تک پہنچانے کے لئے آپ کے عزم بالجزم اور پرخلوص تعاون کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مرزا مبارک احمد

وکیل التبشیر۔ تحریک جدید۔ ربوہ

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی کے علاوہ ادائیگی

مکرم محمد یوسف صاحب انجینئر کراچی اور ان کی اہلیہ و دختران نے اپنے وعدہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فی صد ادائیگی کر دی تھی۔ اب مزید رقم ادا فرمائی ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس اخلاص کو قبول فرماوے اور ان کو دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

	سابقہ سو فیصدی ادائیگی	مزید ادائیگی
مکرم محمد یوسف صاحب انجینئر ناظم آباد جنوبی	۱۰۰۰/-	۱۰۰۰/-
محترمہ ذکیہ خاتون صاحبہ بیگم محمد یوسف صاحب	۳۰۰/-	۲۰۰/-
حامدہ مبارکہ صاحبہ دختر " " "	۱۴/-	۱۰۷/-
طیبہ مبارکہ صاحبہ دختر " " "	۱۵/-	۱۵/-

باندھی ضلع نواب شاہ کے مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سو فیصد ادا فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور دینی دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

۱۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب	۱۰۰۰/-	روپے
۲۔ " " محمد اسلم صاحب	۶۰۰/-	"
۳۔ " " جمیل احمد صاحب	۱۰۰/-	"

ہری پور ہزارہ

۱۔ مکرم ملک لعل خان صاحب ہری پور ہزارہ	۹۰۰/-	روپے
۲۔ " عبدالسلام صاحب ارشد	۷۵۰/-	"
۳۔ " سید محمود احمد صاحب	۶۰۰/-	"
۴۔ " محمد سعید صاحب ارشد	۵۰/-	"
۵۔ " مولوی رحیم داد خان صاحب	۳۰/-	"

بالاکوٹ

۱۔ مکرم غلام سرور خان صاحب	۱۵۰/-	روپے
۲۔ " محمد زمان خان صاحب	۲۰/-	"
۳۔ " ماسٹر حفیظ اللہ خان صاحب	۳۰/-	"
۴۔ " محمد زمان خان صاحب روڈ انسپکٹر	۱۲۰/-	"
۵۔ " غلام باری خان صاحب	۱۵۰/-	"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ولادت

خدا تعالیٰ نے مجھے نواسی عطا کی ہے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عائشہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم ڈپٹی فقیر اللہ خان صاحب مرحوم ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز کی پوتی ہے۔ اور ملک محمد نصیر اللہ خان صاحب کی لڑکی ہے۔ تمام اہلخانہ اور بھائیوں سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت مند لمبی عمر پانے والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (شیخ محمد عبداللہ محلہ دارالبرکات ربوہ)

۴۔ عزیزی عبدالحمید کراچی ہسپتال میں داخل ہے۔ عنقریب اسکے دل کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپریشن کامیاب فرمائے اور عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(نور محمد اور سید بشیر علی پور ضلع مظفر گڑھ حال وارد کراچی)

۵۔ خاکسار امسال F.Sc کا امتحان دے رہا ہے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (منور احمد جاوید معتمد خدام الاحمدیہ واہ کینٹ۔

مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

"خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد تعلیم الاسلام کالج کی تعمیر کے کار خیر میں بعض مخیر احباب جماعت اور کالج کے اولڈ بوائز نے بڑھ کر حصہ لیا ہے اور گرانقدر عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ لیکن بہت سے مخیر احباب جماعت اور کالج کے اولڈ بوائز ایسے ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا ایسے جملہ احباب سے التماس ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے عطیہ جات بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ بمد مسجد فنڈ ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسے احباب جن کی طرف سے وعدہ جات موصول ہو چکے ہیں۔ ان کی طرف سے رقوم کا انتظار ہے۔ برادرم جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرماویں تا تعمیر مسجد کا کام جلد از جلد خوش اسلوبی سے انجام پا سکے۔"

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

احمدی بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسالہ تشحیذ الاذہان احمدی بچوں کی تربیت کے لئے بے حد مفید ثابت ہو رہا ہے۔ مربیان کرام اور دیگر عہدیداران اطفال کو چاہئے کہ وہ ماہنامہ تشحیذ کے زیادہ سے زیادہ نئے خریدار بنائیں نیز بچوں کو اس کے مطالعہ اور اس میں کثرت سے مضامین وغیرہ بھجواتے رہنے کی تحریک کریں سال بھر کے کل رسالوں کی قیمت صرف پانچ روپے ہے۔ خط و کتابت منیجر رسالہ تشحیذ کے نام کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

آپ کو کتنے پرچے درکار ہیں؟

مجالس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۱۴ اگست کو تمام مجالس میں منعقد ہوں گے قائدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ فوری طور پر مطلع فرمائیں کہ ان کو ہر امتحان کے لئے کس قدر پرچہ جات کی ضرورت ہوگی یہ اطلاع فوری طور پر مل جانی چاہیئے۔ کیونکہ اسی کے مطابق پرچے روانہ ہوں گے

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بڑی بچی عزیزہ سیدہ امینہ بیگم قمر سلمہا اندنوں چٹاگانگ یونیورسٹی سے بی اے فائنل کا امتحان دے رہی ہے نیز میری ایک بچی انٹرمیڈیٹ کا اور ایک بچہ عزیزم ریاض احمد سلمہ ۱۰.S.S کا امتحان کومیلا بورڈ سے دے چکے ہیں۔ جن کے نتائج عنقریب نکلنے والے ہیں اور عزیزم نعیمہ بیگم سلمہا نے بھی امسال کومیلا بورڈ سے میٹرک (سائنس گروپ) کا امتحان دیا ہے۔ میرے جملہ بچوں اور بچیوں کی امتحانات میں کامیابی کے لئے جملہ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ سید اعجاز احمد عفی عنہ مربی سلسلہ احمدیہ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان)

۲۔ شیخ یوسف علی صاحب غلام آباد لائل پور کی صاحبزادی عزیزی فاخرہ پروین ٹی بی میں مبتلا ہے۔ حالت تشویشناک ہے "میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال۔ لائلپور" میں داخل ہے۔ بزرگان سلسلہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر بشیر الدین شاہد۔ لائلپور)

۳۔ میرا بیٹا چوہدری اعجاز احمد پہ لنڈن میں بعض مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیز کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے (محمد طفیل B/ 1353 پیپلز کالونی لائلپور)

۴۔ میرے ایک مخلص دوست مکرم شیخ محمد اسحاق صاحب ایک ماہ سے سینہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(قریشی عبدالرحمن عفی اللہ عنہ ناظم اعلیٰ انصار اللہ سکھر)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کیلئے کورس -/۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ

وصایا

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا سیکرٹری مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ یوم کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۶۹۹

منکہ متین بیوہ محمود احمد صاحب مرحوم - قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۲۱ نومبر ۱۹۵۰ء سکنہ قصبہ مردان پور کڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع شاہ جہانپور - یو - پی - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ وفا ۱۳۴۸ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس جائیداد ایک مکان ہے - جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے - جو محلہ آفریدی قصبہ میرانپور کڑہ ضلع شاہ جہانپور - یو - پی میں ہے - اس مکان کی قیمت بازاری اس وقت اندازاً مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوگی - اور یہ جائیداد جدی ہے - میں اپنی خوشی اور جملہ ورثاء کی رضامندی سے خدمت اشاعت دین کے لئے یہ پورا مکان وصیت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہبہ کرتی ہوں - آئندہ اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی - تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ میرے بچوں پر ہے اور وہ مجھے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ دیتے ہیں - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا بے حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اس کے بھی بے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں گی - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا - میرے ورثاء حسب ذیل ہیں ان سب کی رضامندی پر یہ وصیت تحریر ہے - ورثاء - (۱) لڑکا مسعود احمد موصی نمبر ۱۳۱۱۴ (۲) لڑکا ذوالفقار احمد (۳) لڑکی نور جہاں حدود اربعہ مکان سہ منزلہ گھنٹہ گھر وغیرہ غربی مکان محمد امین وغیرہ ۔ جنوبی مدرسہ شمالی مکان امداد علی

الامتہ :- متین بیوہ محمود احمد مرحوم حال قادیان -

گواہ شد :- مسعود احمد موصی نمبر ۱۳۱۱۴ ولد محمود احمد صاحب پسر موصیہ حال قادیان

گواہ شد :- نور جہاں بنت محمود احمد مرحوم

مرحوم سکندر آباد حال قادیان

گواہ شد :- ذوالفقار احمد ولد محمود احمد پسر موصیہ حال قادیان ۱۴/۱۲/۶۷

وصیت نمبر ۱۳۷۴۵

محمد انعام غوری ولد محمد امام غوری قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور - پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶/۱۰/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں - میری تنخواہ اس وقت ماہوار مبلغ -/۷۰ روپیہ ہے اس کے بے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اور آئندہ جو بھی آمد ہوگی یا اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میں پیدا کروں گا تو اس کے بے حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی -

میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ہوگی اس کے بھی بے حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا -

ربنا و تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- محمد انعام غوری

گواہ شد :- مستری دین محمد موصی نمبر ۵۲۳

قادیان ۱۶/۱۰/۶۸

گواہ شد :- فتح محمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ۱۶/۱۰/۶۸ -

گواہ شد :- محمد احمد خان کلرک دفتر بہشتی مقبرہ قادیان -

وصیت نمبر ۱۳۷۶۸

طاہرہ بیگم زوجہ نور محمد صاحب قوم ریشم پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائیداد مبلغ ایکہزار روپیہ ہے - اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے - میں اپنی اس جائیداد کے بے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مجھے کسی اور وجہ سے آمد ہو تو اس کے بھی بے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اسکے بھی بے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

الامتہ :- طاہرہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :- نور محمد شیخ کارکن احمدیہ فرنیچر ہاؤس موصیہ

گواہ شد :- فتح کارکن بہشتی مقبرہ موصی ۱۰۰۲۹

نوٹ :- میں اس جائیداد کے مبلغ ایکہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں - (منیجر)

بچوں کی کمزوری سوکھے پن دست - قے - دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے مجرب و زود اثر دوا بے ٹانک

بے بی ٹانک

گرائپ واٹر وغیرہ سے کہیں زیادہ مفید! بچوں کی صحت اور نشوونما کے لئے بے ٹانک استعمال کریں

پیکنگ -/۳ ، ۱/۲۵

کیمورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ - ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دیں

سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (منیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ، دری فرشی دریاں کھیس تولیے - جاء نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۲-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۱۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۴۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۰۰	۵-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ		۴-۴۵	۹-۱۵														
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا		۹-۲۰	۲-۳۰														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے - آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کلنر مات حاصل ہیں - (محمد علی ظفر ٹرانسپورٹ منیجر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں - (منیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

حلب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ -/۲۰ روپے فی تولہ -/۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود

ہمارا دلنسواں (جیب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت میرے نزدیک کم سے کم تحریک یہ ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظر میں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے جس کے لئے یہ لوگ دعیہ کیا کرتے تھے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو رد کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں۔ یہ کم سے کم مظاہرہ ایمان ہے جس کی اس وقت تم سے امید کی جاتی ہے۔ پس جو شخص ساڑھے سولہ فی صدی بھی نہیں دے سکتا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے کہ وصیت کر دے اور کوشش کرے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

امانت تحریک جدید

(کے متعلق)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب کرام حضرت رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی جملہ رقوم امانت تحریک جدید میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا!

خاکسار کا تبادلہ شکارپور (سندھ) سے لودھراں ضلع ملتان ہو گیا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عمر سندھی۔ شاہد۔ ایم اے۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ مسجد احمدیہ لودھراں ضلع ملتان)

تریاق سلیمانی

برسات کے موسم میں بدہضمی۔ ہیضہ۔ اسہال۔ پیچش اور قے کا فوری علاج۔ قیمت ۱ روپیہ ۲ روپیہ ۶ روپیہ

المنار دواخانہ ربوہ

قابل اعتماد سروس سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

سوکھے اور کمزور

بچوں کو ۱½ ماہ میں ہرا بھرا کرنے کی مجرب دوا "شفا بے جا ٹانک" ۲/۵۰

مکمل کورس سے فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

بواسیر خونی و بادی

کی مفید و مجرب دوا "نیو پائلز کورس" نمونہ کی خوراک مفت قیمت ۵ روپے

۶ مجربات کی فہرست کارڈ آنے پر مفت

شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال بالمقابل شاہد کلاتھ ہاؤس رحمت بازار۔ ربوہ

بواسیر

درد۔ جلن۔ کھجلی۔ مسے۔ اخراج خون۔

پائلز کیور کے صرف

چار کیپسولز سے جڑ سے ختم!

تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ بالکل مفت

مغربی پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں اچھے دوا فروشوں سے دستیاب ہے

مکمل کورس ۱۰/ روپے سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمشن، سول ایجنسی کے خواہشمند حضرات ربوہ کے پتہ پر رجوع کریں

کمیورنیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار۔ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور، ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور،

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۶/ روپے

(مینیجر)

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔

(مینیجر)

ضرورت یا مرغی خانہ

(مثلاً)

بٹھانے والے انڈے، یک روزہ چوزے پٹھیاں، مرغیاں، خوراک، اجزائے خوراک وغیرہ خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں۔

مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۳ وفا تا ۲۹ وفا ۱۳۴۸ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں قیام فرما ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے احباب جماعت دور و نزدیک سے ۲۰ وفا کو صبح ۸ بجے سے بہت پہلے ہی جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اس موقع پر مری اور اس کے مضافات کے علاوہ پشاور کیمبل پور ٹیکسلا۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی، گوجر خان۔ ربوہ۔ لائل پور۔ لاہور۔ گلگت۔ ایبٹ آباد۔ مظفر آباد۔ اور بعض دوسری جماعتوں سے بھی دوست کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دس بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک انفرادی اور اجتماعی طور پر احباب کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

اس ہفتہ کے دوران میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پڑھانے کے بعد اکثر دوستوں میں تشریف فرما رہ کر دیر تک انہیں اپنے ملفوظات اور مواعظ حسنہ سے سرفراز فرماتے رہے۔ اس عرصہ میں بعض غیر از جماعت دوست بھی حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے حضور ایدہ اللہ ان سے مختلف دینی، علمی، اور قومی بہبود کے موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

۳۔ ۲۵ وفا کو ربوہ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآنی پیشگوئیوں کے بموجب اس زمانہ میں آسمان کی کھال اتاری جانے اور انسان کے چاند پر پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے آیات قرآنی کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عظیم الشان طاقتیں عطا فرمائی ہیں اور مادی اور روحانی ترقی کے راستے اس پر کھولے ہیں جس طرح مادی علوم میں ترقی کر کے وہ چاند اور ستاروں تک پہنچ سکتا ہے اور فی زمانہ پہنچ بھی گیا ہے اسی طرح روحانی طور پر ترقی کر کے وہ براہ راست خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر سکتا ہے اور اس کے مقربین میں داخل ہو سکتا ہے ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اس نے مادی ترقی کے دروازے تو کھلے رکھے ہوں اور روحانی ترقی کے دروازے بند کر دیئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں روحانی ترقی کا زندہ ثبوت دینے کے لئے ہی جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر کے اور اس کے مقربین میں داخل ہو کر جس کی اس نے اپنے فضل سے ہمیں وافر توفیق عطا فرمائی ہے ہم مادی ترقیوں اور کامیابیوں میں سرشار دنیا کو خدا کی طرف بلائیں اور انہیں روحانی ترقی کے راستہ پر ڈالیں تا وہ تباہی سے محفوظ ہو سکیں۔

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل احباب کا انتخاب بطور امراء اضلاع تا ۳۱/۱۲/۷۰ء منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں

مکرم چوہدری غلام محمد صاحب چٹھہ۔ ضلع رحیم یار خان
مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ ، گوجرانوالہ
مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب ، نواب شاہ
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ، ساہیوال

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

۵۔ تنزانیہ مشرقی افریقہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی محمد منور صاحب مورخہ ۱۰ وفا کو بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں آپ ربوہ سے ۶ وفا کو روانہ ہوئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا وہاں جانا مبارک کرے اور خدمت اسلام کی ہمیں از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

۶۔ مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ تنزانیہ گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ کھانسی بخار ہیں۔ بہت علاج کرانے کے باوجود ابھی تک مکمل طور پر روبصحت نہیں ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو صحت عطا فرمائے۔ آمین (وکالت تبشیر)

۷۔ تنزانیہ سے مکرم مولوی محمد منور صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں کے ایک نہایت مخلص دوست جو چند سال سے زنجبار میں آنریری طور پر تبلیغ اور اشاعت لٹریچر کا کام کر رہے تھے۔ گزشتہ نو ماہ سے لاپتہ ہیں۔ اور انہیں تلاش کرنے کی کوشش بار آور نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور صحت و سلامتی سے انہیں واپس لائے۔ اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین (وکالت تبشیر)

اراکین انصار اللہ توجہ فرمائیں

تعلیمی نصاب برائے امتحان سہ ماہی سوم

درج ذیل نصاب کا امتحان ماہ تبوک (ستمبر) میں ہو گا۔

معیار اول کے لئے نصاب:۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم نصف دوم پارہ دہم۔ ۲۔ ارکان صلوٰۃ کی صحت
۳۔ قضائے حاجت کے لئے جانے سے قبل اور فراغت سے بعد کی دعائیں۔

جانے سے قبل دعا: اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
فراغت کے بعد کی دعا: غفرانک

معیار دوم کا نصاب:

۱۔ قرآن کریم ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن۔
۲۔ ارکان صلوٰۃ کی صحت (عملی اور زبانی)
۳۔ زبانی دعائیں۔

(نائب قائد تعلیم)

لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ ایسے احباب جماعت کے متعلق جو انفاق فی سبیل اللہ میں تساہل سے کام لیتے ہیں فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ! ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ ملاتا ہے تو پھر کیا یہ سلسلہ جو نبی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے ہی قربان کر سکے۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

پس لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیے اور آئندہ ماہ بماہ ساتھ کے ساتھ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرماتے جائیے۔ تاکہ بعد میں آپ کو بقایا بھی ادا نہ کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دے گا۔ ان شاء اللہ۔ (ناظر بیت المال آمد)

ضرورت ہے

ایک قابل موٹر ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے، خواہشمند احباب اپنے امیر یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق سفارش کے ساتھ فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ تنخواہ حسب قابلیت ہے۔ یونیفارم دی جائے گی

خاکسار رشید الرحمٰن
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲